جنوں پر ایمان

ایک بار کا ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک جن ظاہر ہوا۔اس نے چاہا کہ آپ ﷺ کی نماز توڑ دے۔اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے لئے ممکن بنا دیا کہ آپ ﷺ اسے پکڑ لیں اور مسجد کے ستون سے باندھ دیں تاکہ لوگ صبح آکر اس کو دیکھیں لیکن رسول اللہ ﷺ کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی وہ دعا یاد آگئی جو قرآن میں اس طرح مذکور ہے : ﴿ قَالَ رَبِّ ٱغْفِرْ لِى وَهَبْ لِى مُلْكًا لَّا يَنۢبَغِى لِأَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِىٓ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾ ﴾ (ص: ٣٥) ترجمہ: کہا کہ اے میرے رب، مجھے معاف کر دے اور مجھے وہ بادشاہی دے جو میرے بعد کسی کے لئے سزاوار نہ ہو، بے شک تو ہی اصل داتا ہے۔ لہذا آپ ﷺ نے اس جنات کو چھوڑ دیا اور معاف فرما دیا۔(متفق علیہ)

ایک مسلم کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دیگر مخلوقات کی طرح جن بھی بنائے ہیں۔ان کی پیدائش آگ سے ہوئی ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَخَلَقَ ٱلْجَآنَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ ﴿١٥﴾ ﴾(الرحمن: ١٥) ترجمہ: اور جن کو آگ کی لپٹ سے پیدا کیا۔ حدیث شریف میں ہے: «خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ» فرشتے نور سے، جنات آگ سے اور حضرت آدم جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ مٹی سے پیدا کئے گئے۔(مسلم) اللہ تعالیٰ نے جنات کو انسان سے پہلے پیدا فرمایا: ﴿ وَلَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ مِن صَلْصَٰلٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿٢٦﴾ وَٱلْجَآنَّ خَلَقْنَٰهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ ٱلسَّمُومِ ﴿٢٧﴾ ﴾ (الحجر: ٢٦ - ٢٧) ترجمہ: ہم نے انسان کو سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے بنایا اور اس سے پہلے جنوں کو ہم آگ کی لپٹ سے پیدا کر چکے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے جنوں کو بھی مکلف بنایا ہے۔انسان کی طرح ان کے لئے بھی ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی عبادت، اطاعت کریں اور اپنی زندگی کو اللہ کے احکام کے تابع بنائیں۔چنانچہ فرمایا ﴿ وَمَا خَلَقْتُ ٱلْجِنَّ وَٱلْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ ﴾ (الذاریات: ٥٦) ترجمہ: میں نے جن اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کے لئے پیدا نہیں کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں۔اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ﴿ يَٰمَعْشَرَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِى وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا۟ شَهِدْنَا عَلَىٰٓ أَنفُسِنَا ۖ وَغَرَّتْهُمُ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا وَشَهِدُوا۟ عَلَىٰٓ

أَنفُسِهِمۡ أَنَّهُمۡ كَانُواْ كَٰفِرِينَ ﴿١٣٠﴾ ﴾ (الأنعام: ١٣٠) ترجمہ: اے گروہ جن وانس، کیا تمہارے پاس خود تم میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے جو تم کو میری آیات سناتے اور اس دن کے انجام سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے ہاں ہم اپنے خلاف خود گواہی دیتے ہیں۔ آج دنیا کی زندگی نے ان لوگوں کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے، مگر اس وقت وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے۔

ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ انسانوں اور جنوں دونوں کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: وأَرسلتُ إلى الخلقِ كافةً یعنی میں تمام مخلوقات کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَإِذۡ صَرَفۡنَآ إِلَيۡكَ نَفَرٗا مِّنَ ٱلۡجِنِّ يَسۡتَمِعُونَ ٱلۡقُرۡءَانَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوٓاْ أَنصِتُواْۖ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوۡاْ إِلَىٰ قَوۡمِهِم مُّنذِرِينَ ﴿٢٩﴾ قَالُواْ يَٰقَوۡمَنَآ إِنَّا سَمِعۡنَا كِتَٰبًا أُنزِلَ مِنۢ بَعۡدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقٗا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ يَهۡدِيٓ إِلَى ٱلۡحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٖ مُّسۡتَقِيمٖ ﴿٣٠﴾ يَٰقَوۡمَنَآ أَجِيبُواْ دَاعِيَ ٱللَّهِ وَءَامِنُواْ بِهِۦ يَغۡفِرۡ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمۡ وَيُجِرۡكُم مِّنۡ عَذَابٍ أَلِيمٖ ﴿٣١﴾ وَمَن لَّا يُجِبۡ دَاعِيَ ٱللَّهِ فَلَيۡسَ بِمُعۡجِزٖ فِي ٱلۡأَرۡضِ وَلَيۡسَ لَهُۥ مِن دُونِهِۦٓ أَوۡلِيَآءُۚ أُوْلَٰٓئِكَ فِي ضَلَٰلٖ مُّبِينٍ ﴿٣٢﴾ ﴾ (الأحقاف: ٢٩ – ٣٢)

ترجمہ: جب ہم جنوں کے ایک گروہ کو تمہاری طرف لے آئے تھے تاکہ قرآن سنیں۔ جب وہ اس جگہ پہنچے (جہاں تم قرآن پڑھ رہے تھے) تو انھوں نے آپس میں کہا خاموش ہو جاؤ۔ پھر جب وہ پڑھا جا چکا تو وہ خبردار کرنے والے بن کر اپنی قوم کی طرف پلٹے۔ انھوں نے جا کر کہا، اے ہماری قوم کے لوگو! ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے، تصدیق کرنے والی ہے اپنے سے پہلے آئی ہوئی کتابوں کی، رہنمائی کرتی ہے حق اور راہ راست کی طرف۔ اے ہماری قوم کے لوگو! اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کر لو اور اس پر ایمان لے آؤ، اللہ تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے گا اور تمہیں عذاب الیم سے بچا دے گا۔ اور جو کوئی اللہ کے داعی کی بات نہ مانے وہ نہ زمین میں خود کوئی بل بوتا رکھتا ہے کہ اللہ کو زچ کر دے، اور نہ اس کے کوئی ایسے حامی و سرپرست ہیں کہ اللہ سے اس کو بچا لیں۔ ایسے لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔